کے وجوہ و اسباب پر مستند حوالوں کے ساتھ دلنشین گفتگو کی گئی ہے۔ مقدمہ کے علاوہ تقریباً ہر صفحہ میں کثرت سے حواشی ہیں جن میں اشخاص و افراد متعلقہ کا تعارف کرایا گیا ہے۔ یا مشکل اور نامانوس الفاظ کے معانی بیان کئے گئے۔ یا کسی قسم کی کچھ اور مفید معلومات درج کی گئی ہیں۔ اس کتاب کی تالیف میں لائق مولف نے کس قدر جانفشانی اور محنت سے کام لیا ہے اُس کا اندازہ مآخذ کی نہایت طویل فہرست سے ہو سکتا ہے۔ زبان و بیان سنجیدہ اور دلچسپ و شگفتہ ہے۔ تاریخی اور ادبی دونوں حیثیتوں سے یہ کتاب اردو ادب کے طلباء کے لئے خصوصاً اور عام اربابِ ذوق کے لئے عموماً مطالعہ کے لائق ہے۔

۱۔ الصوفیان۔ صفحہ ۷۶ قیمت مجلد دو روپیہ ۵۰ نئے پیسے
۲۔ المحدثان۔ صفحہ ۶۷۔ قیمت مجلد دو روپیہ
۳۔ انتشار العرب و علومہم فی فرنسا۔ صفحہ ۴۴۔ قیمت دو روپے ۵۰ نئے پیسے
۴۔ مذکراتی صفحہ ۱۰۸۔ قیمت دو روپیہ پچاس نئے پیسے
۵۔ تذکار الطاف حسین حالی۔ صفحہ ۴۴ قیمت ۳۸ نئے پیسے

از ڈاکٹر محمد احمد صدیقی۔ استاذ عربی و فارسی الہ آباد یونیورسٹی تقطیع متوسط۔ کتابت و طباعت اور کاغذ بہتر۔ ملنے کا پتہ:۔ آفاق برادرس نمبر ۱۶۶۔ شاہ گنج۔ الہ آباد۔

یہ عربی زبان میں چھوٹے چھوٹے رسالے ہیں۔ جن میں سے نمبر ایک میں حضرت مجدد الف ثانی اور شیخ محب اللہ الہ آبادی کے اور نمبر ۲ میں شیخ عبد الحق دہلوی اور شاہ ولی اللہ الدہلوی کے حالات اور علمی و روحانی کمالات کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے۔ نمبر ۳ میں تاریخی طور پر اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ فرانس عربوں کے زیر اثر کب اور کیونکر آیا۔ اور اس بنا پر عربوں کے علوم و فنون اور اُن کی زبان اور شاعری نے فرانس کی ادبی دنیا میں کیا انقلاب پیدا کیا۔ نمبر ۴ چار مقالات پر مشتمل ہے جو مختصر ہونے کے باوجود مفید ہیں۔ البتہ اس مجموعہ کے پہلے مقالہ اور نمبر ۳ میں کم و بیش ایک ہی معلومات اور مواد ہیں۔ نمبر ۵ میں خواجہ الطاف حسین حالی کا تعارف کرایا گیا ہے۔ ان سب رسالوں اور ان کی زبان کو دیکھ کر یہ خیال ہوتا ہے کہ غالباً